حضرت سلطان المشائخؒ کی
تفسیرِ قرآن کریم پر گہری نظر

مولانا اخلاق حسین قاسمی

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ کی نظر جس طرح احادیثِ نبویؐ پر نہایت وسیع اور محققانہ تھی اسی طرح قرآن کریم کی تفسیر پر بھی آپ کو بڑا عبور حاصل تھا اور افادات کے وقت قرآنی لطائف و معارف آپ کے ذہن میں مستحضر رہتے تھے۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ اسلام کے دو بنیادی اور اصولی مآخذ ہیں اور ان میں تمام دینی علوم تصریح کے ساتھ یا اشارات میں موجود ہیں۔ ایک عالم اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں صاحب نظر ہے تو وہ جملہ علوم دینی میں صاحب نظر تسلیم کیا جائے گا۔ فرق یہ ہے کہ کسی عالم کا خاص موضوع قوانین شریعت ہیں تو وہ فقیہ ہے اور اس کی پوری توجہ اسی موضوع پر ہوتی ہے' دوسرے موضوعات اس کی دلچسپی کا مرکز نہیں ہوتے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے قرآنی علوم کو پانچ بنیادی علوم پر تقسیم کیا ہے

(۱) علم الاحکام ---- یہ علم فقہاء کا خاص موضوع ہے۔

(۲) علم المناظرہ --- یعنی باطل قوتوں کے عقائد کی تردید - یہ علم متکلمین اسلام کا موضوع ہے۔

(۳) علم تذکیر بآلاء اللہ --- یعنی انعامات الٰہی کے ذریعہ نصیحت کرنا۔

(۴) علم تذکیر بایام اللہ --- یعنی حوادث تاریخی کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرنا۔

(۵) تذکیر بالموت -- یعنی موت کے بعد واقع ہونے والے حوادث کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرنا۔

آخری تینوں علوم واعظوں اور معلمین اخلاق کا موضوع ہیں (الفوز الکبیر ۴) اس تقسیم کا تعلق عام معلومات سے نہیں ہے بلکہ خاص دلچسپی اور خاص مہارت سے ہے۔

اس تقسیم کے لحاظ سے شیخ علیہ الرحمہ علم المناظرہ کے منفی پہلو کے علاوہ پانچوں علوم پر حاوی نظر آتے ہیں۔ ردو کد اور تنقید چونکہ تصوف کی روح سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اس کا اثر شیخ ؒ کے افادات میں محسوس نہیں ہوتا۔ علم الاحکام کے تعلق سے عبادت' طہارت' صدقہ اور مہر کی بحثیں --- علم المناظرہ کے مثبت پہلو کے تعلق سے ایمان باللہ ' ایمان بالغیب اور توبہ پر گفتگو --- علم التذکیر کے تعلق سے ترغیب و ترہیب --- اور خوف ورجاء پر مشتمل حکایات کے ذریعہ تزکیۂ اخلاق و عادات کا حصہ --- جو ملفوظات میں غالب نظر آتا ہے۔ نحو و لغت جو علوم آلیہ کہلاتے ہیں' ان پر بھی شیخ ؒ کی گفتگو موجود ہے' جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

تفسیر کشاف اور تفسیر بیضاوی کا دور

تفاسیر میں وہ دور علامہ زمخشری اور قاضی بیضاوی کی تفاسیر کا تھا۔ فوائد الفواد میں بیضاوی کو تفسیر ناصری کہا گیا ہے' جو اس کے مصنف کے نام کی طرف منسوب ہے۔

علامہ جار اللہ زمخشری

علامہ جار اللہ محمود ابن عمر زمخشری (ولادت ۴۶۷ھ) کی تفسیر کشاف علامہ ابن خلدون کی رائے کے مطابق ایک بہترین تفسیر ہے مگر مصنف نے اس میں اپنے فاسد نظریات کی پر زور وکالت کی ہے۔ کشاف کا مطالعہ کرنے والا اگر اہل سنت کے عقائد سے واقف ہو کر اس کا مطالعہ کرے تو اس کا مطالعہ ضرر رساں نہیں۔ فقہ کے مسلک میں یہ حنفی تھے۔ (مقدمہ ابن خلدون ۴۹۱)

علامہ تاج الدین سبکی نے زمخشری کو حضرات انبیاء اور صالحین امت کی شان میں بے ادبی کرنے والا لکھا ہے۔ وہ اپنے والد علامہ تقی الدین سبکیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے "زمخشری نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے' اس لئے میں نے اس کتاب کی تدریس حضور ﷺ سے حیا کرتے ہوئے بند کر دی"۔ (النماذج الخیریہ ۳۱۰)

شیخ علیہ الرحمہ نے ایک مجلس میں کشاف سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کی نحوی ترکیب پر تقریر فرمائی اور اپنے شیخ رشید خواجہ حسن بصریؒ کی قراءت پر حضرت ابراہیم نخعیؒ کی قراءت کو ترجیح دی اور یہ شیخ ؒ کے علمی ذوق کا نتیجہ تھا۔ اور پھر آخر میں اَلْحَمْد کی دال اور اللّٰہ کے

لام سے ایک صوفیانہ نکتہ بیان فرمایا۔ یہ شیخ ؒ کا اصلی ذوق تھا۔ پھر علامہ زمخشری کی علمی جلالت کا اعتراف کر کے اسکے معتزلانہ عقائد کی مذمت فرمائی اور شیخ صدر الدین ؒ کے حوالہ سے فرمایا کہ انہوں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ اسے زنجیر میں باندھ کر لے جایا جارہا ہے۔ انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ نحو مفصل لکھنے والا زمخشری ہے۔ (جلد ۳' مجلس ۱۱' ص ۵۶۱)--- زمخشری کے اعتزال کے باوجود اکابر صوفیہ اس کی تفسیر کی علمی عظمت کے سبب اپنے مطالعہ میں رکھتے تھے۔ قاضی حمید الدین صاحب ناگوری ؒ کے پاس تفسیر کشاف آٹھ جلدوں میں مجلد رکھی ہوئی تھی۔

خواجہ حسن فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ شیخ علیہ الرحمہ کے سامنے تفسیر ناصری (بیضاوی) رکھی ہوئی ہے۔ آپ نے اس تفسیر کے مصنف قاضی ناصر الدین ؒ کی ایک کرامت بیان فرما کر اس تفسیر کی عظمت و مقبولیت پر روشنی ڈالی۔ (جلد ۲' مجلس ۱۸' ص ۳۸۷)

اہل علم کی اس رائے کے بعد حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے شیخ صدر الدین ؒ کے حوالہ سے جو خواب بیان کیا ہے اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا' لیکن یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خود شیخ ؒ نے اپنی مبارک زبان سے زمخشری پر جہنمی ہونے کا حکم نہیں لگایا۔ یہ ایک طرف تصوف کے آداب کا تقاضا تھا اور دوسری طرف فقہی اصولوں کی رعایت تھی۔ فقہاء کا متفقہ اصول یہ ہے کہ جس غلط قول کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے اور تاویل کر کے اس میں صحیح مفہوم کا پہلو نکالا جاسکتا ہے اس قول پر کفر و ضلالت کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا۔ کافر و جہنمی قرار دینے کے لئے ناقابل تاویل (کفر بواح) فاسد نظریہ ہونا چاہئے۔ خواب' خواب ہی ہے اور مذکورہ خواب کی یہ تعبیر بیان کی جاسکتی ہے کہ زمخشری کے فاسد نظریات کی طرف اس خواب میں اشارہ کیا گیا ہے' ورنہ فرقہ معتزلہ پر علماء اہل سنت کی طرف سے جہنمی اور کافر ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا گیا۔

امام عبداللہ ناصر الدین بیضاوی ؒ

ان کا لقب ناصر الدین ہے اور بیضاوی نسبت ہے۔ شافعی المسلک تھے۔ آذربائیجانی علاقہ کے عظیم ترین عالم اور زاہد و عابد شمار کئے جاتے تھے۔ ان کی ولادت ۶۸۵ھ کی ہے۔ ان کی تفسیر کو علوم حدیث' بلاغت' نحو' اور درایت کے اصولوں پر مشتمل نہایت اعلیٰ تفسیر کہا گیا ہے۔

(جاری ہے)